شئونِ علمیہ

نمونیہ کا کامیاب علاج

ڈاکٹر لانگ نے جو امریکہ کی ایک طبی یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں حال ہی میں بتایا ہے کہ نمونیہ کا مریض اگر مرض کے پہلے ہی دن ڈاکٹر کی طرف رجوع کرے اور وہ "سلفا پیراڈین" اُس کو استعمال کرائے تو بہت کچھ فائدہ کی توقع ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے "گونز ہسکنز" کے شفاخانوں میں اُنہوں نے نمونیہ کے مریضوں پر اس دوا کا تجربہ کیا تو انہیں اس میں ۶۰ فیصدی سے زیادہ کامیابی ہوئی۔

یہی ڈاکٹر کہتا ہے کہ نمونیہ میں مخصوص مارکجبن بھی مفید ہوتا ہے لیکن مریض کے حالات کے مطابق کبھی فقط ما رکجبن، اور کبھی ما رکجبن اور سلفا پیراڈین کے ساتھ سوڈیم کا اضافہ کر کے دینا چاہیے بڑی مشکل یہ ہے کہ مریض کو پہلے دن نمونیہ کی خبر بھی نہیں ہوتی، پھر جب مرض سرایت کر جاتا ہے تو وہ علاج کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر حملہ مرض کے پہلے دن ہی کسی قابل ڈاکٹر کی طرف رجوع کر کے سلفا پیراڈین استعمال کرایا جائے تو ۱۰۰ فیصدی کامیابی کی قوی توقع ہے۔

مختلف حکومتوں میں موٹر کاروں کی فراوانی

سالِ گذشتہ تمام دنیا میں جس کثرت سے موٹر کاریں (Automobiles) تیار ہوئی ہیں اُن کا اندازہ اعداد ذیل سے ہوگا۔

ولایات متحدہ امریکہ	۲۴۸۹۶۳۵
برطانیہ عظمیٰ	۴۴۷۵۶۱
جرمنی	۳۲۸۰۰۰
فرانس	۲۲۰۳۴۳
روس	۲۸۵۰۰۰

سورج اور چاند گرہن کے متعلق بعض عجیب باتیں

سورج کرۂ ارض کی کسی ایک جہت سے ڈیڑھ سو سال میں گرہن ہوتا ہے۔ اس لیے بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ گرہن صاف طور پر لوگوں کو نظر آسکے۔

سب سے پہلا سورج گرہن جس کا تاریخ میں پتہ ملتا ہے وہ ہے جس کا چینیوں نے ۲۱۵۸ سال قبل مسیح مشاہدہ کیا تھا چین کے شہنشاہ ہینڈاگ نے دو ماہرین فلکیات کو محض اس جرم میں قتل کرادیا کہ انہوں نے پہلے سے اس سورج گرہن کے متعلق کوئی خبر نہیں دی تھی۔ ازمنۂ قدیم میں فلکی رصدگاہوں کے مشابہ چینیوں کے پاس کچھ آلات تھے جن پر بعض ماہرین فلکیات مامور ہوتے تھے کہ وہ اُن کے ذریعہ ستاروں کی حرکات معلوم کرتے رہیں، اور جو اہم واقعات دنیا میں پیش آنے والے ہوں اُن کے متعلق پہلے سے پیش گوئی کردیں۔

۴۱۳ سنہ قبل مسیح جو چاند گرہن ہوا تھا اُس نے تاریخ کو مکمل طور پر بدل دیا۔ اس چاند گرہن کو دیکھ کر یونانیوں نے اپنے دشمن سیراکوز پر حملہ ستائیس دن موخر کردیا۔ اس اثناء میں ان لوگوں نے مکمل تیاری کرکے اس زور کا حملہ کیا کہ یونانیوں کے چھکے چھڑا دیے۔

دل کی حرکتیں اور اُن کا شمار

اکثر حالات میں حیوان کی جسامت اور اُس کے قلب کی حرکات میں تناسب عکسی پایا جاتا ہے یعنی حیوان جس قدر زیادہ موٹا ہوگا اُس کا دل اُسی قدر بطی الحرکت ہوگا۔ اور جتنا دبلا ہوگا اُس کے دل کی حرکت اتنی ہی تیز ہوگی۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ چڑیا کے دل کی حرکت ایک ہزار ضربات فی منٹ کے حساب سے اور ہاتھی کے دل کی حرکت پچیس ضربات فی منٹ کے حساب سے ہوتی ہے۔ انسان کا حال بھی یہی ہے۔ چنانچہ چھوٹے بچے کے قلب کی حرکت فی منٹ ۱۳۰ اسی ۱۴۰ تک ہوتی ہے۔ پھر امتداد عمر کے ساتھ اس رفتار میں کمی واقع ہوتی ہے یہاں تک کہ سن کہولت میں ساٹھ اور پچھتر ضربات فی منٹ کے حساب سے دل کی حرکت ہونے لگتی ہے۔

دل کی حرکت شمار کرنے کی تاریخ حضرت مسیحؑ سے تین سو سال قبل سے شروع ہوتی ہے جبکہ "ہیروفیلس" نے جو اسکندریہ کا طبیب تھا ایک آبی گھڑی ایجاد کی تھی۔ اور اُس کے ذریعہ وہ قلب کی حرکات وضربات کا شمار کرلیتا تھا۔

شادی سے قبل ڈاکٹری سرٹیفکٹ

حال میں فرانس کے تین مشہور ڈاکٹروں سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا ہر نوجوان لڑکے اور لڑکی کے لیے یہ ضروری ہونا چاہیے کہ وہ اپنی صحت کے متعلق ایک ڈاکٹری سرٹیفکٹ حاصل کرے؟ اور اگر ایسا کیا جائے تو کیا اس انتظام سے سوسائٹی کی فلاح وبہبود کی توقع کی جاسکتی ہے؟ اس سوال کے جواب میں تینوں ڈاکٹروں نے جو اپنی رائے ظاہر کی ہے اُس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

مشہور ڈاکٹر جیو کہتا ہے "میرے نزدیک اس انتظام میں سب سے بڑی مشکل اخلاقی ہے جو مرد مریض ہونے کے باوجود کسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے کوئی شبہ نہیں کہ وہ بدترین قسم کا رذیل انسان ہے اور ایسے شخص سے ذرا مستبعد نہیں کہ وہ اپنی خواہش کے ساز کو مضراب تکمیل سے ہم آہنگ کرنے کے لیے کسی ڈاکٹر کو گراں قدر رشوت دے کر جھوٹا اور غلط سرٹیفکٹ حاصل کرلے۔ اس بنا پر بیمار مردوں اور عورتوں کی شادی سے جو خطرات پیدا ہوتے ہیں اُن کے انسداد کی صورت بجز اس کے کچھ نہیں ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی اخلاقی تربیت کی جائے اور کالجوں اور یونیورسٹیوں میں متواتر لکچروں کے ذریعہ اُن میں ایسی اخلاقی جرأت پیدا کی جائے کہ وہ بیماری کی حالت میں شادی کرکے اپنے رفیق حیات کی زندگی کو اجیرن بنانے کی جرأت نہ کریں۔

ڈاکٹر ریموزا نے جواب دیا:-

میری رائے میں اس انتظام میں چند در چند دقتیں اور مشکلیں ہیں۔ اس میں مالی خرچ بھی بہت زیادہ ہے اور کڑی نگرانی کی بھی ضرورت ہے۔ اس بنا پر میرے نزدیک زیادہ بہتر یہ ہے کہ قانونی شکل دینے کے بجائے اخبارات اور عام سوسائٹیوں کے ذریعہ لوگوں کو آمادہ کیا جائے کہ وہ شادی سے قبل خود بخود اپنے فیملی ڈاکٹر سے ایک سرٹیفکٹ حاصل کرلیا کریں جبری قانون بنانے سے دھوکہ فریب اور ڈاکٹروں کی رشوت ستانی کی گرم بازاری کا اندیشہ ہے"

ڈاکٹر شارل ہیجر یہ کہتا ہے۔

اگر ہم نے اس نظام کو نافذ کردیا تو اس میں شک نہیں بنی نوع انسان کو ایک عظیم مصیبت سے نجات دلا دینگے۔ اس نظام کے جاری کرنے میں دھوکہ دہی اور فریب کا امکان بہت زیادہ ہے، تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس نظام کو قانونی جامہ پہنا دینے سے اس کے نقصانات منافع اور فوائد سے کم ہونگے اور بڑی حد تک ہمارے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی زندگیاں تباہ ہونے